[1996] سپریم کورٹ رپوٹس9.S.C.R

از عدالت عظمی

ڈاکٹر۔ آر۔ کے۔ گوئل

بنام

اسٹیٹ آف یو۔ پی۔ اور دیگرسن

5 دسمبر 1996

[ایس۔سی۔اگرال اور جی۔ٹی۔ناناوتی، جسٹسز]

ہڈیوں کا ماہر

ملازمت قانون:

انڈین میڈیکل کونسل ایکٹ:

دفعہ 19–اے–تقرری–میڈیکل کالجوں میں لیکچرر–تقرری کے لیے اہلیت–اس کا ضابطہ–مرکزی حکومت کی طرف سے منظور شدہ میڈیکل کونسل کی سفارش–اس کے بعد کی نظر ثانی شدہ سفارش مرکزی حکومت کی طرف سے منظوری کے لیے زیر التوا تھی–منعقد کی گئی، ریاستی حکومتوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً میڈیکل کونسل کی طرف سے کی گئی سفارشات کی تعمیل کریں گی–اگر ایسی سفارشات، اگرچہ مرکزی حکومت کی طرف سے منظور نہیں کی گئیں، ریاستی حکومت کی طرف سے ان کی تعمیل کی گئی تو یہ نہ تو غیر قانونی تھی اور نہ ہی من مانی تھی۔

تقرری–میڈیکل کالجوں میں لیکچرر–بھرتی کے قواعد کی عدم موجودگی–میڈیکل کونسل کی طرف سے سفارش میں تجویز کردہ کوئی تدریسی تجربہ اس کی سابقہ سفارش کو ختم نہیں کرتا ہے–منعقد، ریاستی حکومت پر پابند میڈیکل کونسل کی سفارش–تقرری کے حکم کی تصدیق کی گئی۔

ڈائریکٹر میڈیکل اینڈ ہیلتھ سروسز نے ریاست کے میڈیکل کالجوں میں مختلف شعبوں میں وقتی بنیاد پر لیکچررز کے طور پر تقرری کے لیے درخواستیں طلب کیں۔ اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر 4 نے ہڈیوں کی جراحت میں لیکچرر کے عہدے کے لیے درخواست دی اور تقرری کے لیے سفارش کی گئی۔ اس کے بعد، اسٹیٹ پبلک سروس کمیشن (پی ایس سی) نے ریاست کے مختلف میڈیکل کالجوں میں لیکچررز کے عہدے کے لیے درخواستیں طلب کیں۔ تین سال کے تدریسی تجربے کے ساتھ خصوصیت میں ماسٹر کی ڈگری کم از کم مطلوبہ اہلیت تھی۔ اس بار بھی اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر 4 نے اسی عہدے کے لیے درخواست دی لیکن اپیل کنندہ کی امیدواری منسوخ کر دی گئی کیونکہ اس کے پاس تدریسی تجربہ نہیں تھا۔ پی ایس سی کئی عرضی درخواستیں اور عدالت احکامات دائر کرنے کی وجہ سے اپنی سفارشات نہیں دے سکی۔ ان حالات میں ریاستی حکومت نے اپیل کنندہ کو ایڈ ہاک بنیاد پر ایک سال کے لیے میڈیکل کالج میں ہڈیوں کی جراحت میں لیکچرر کے طور پر مقرر کیا۔ ریاستی حکومت نے ایک سال کی مدت ختم ہونے پر اپیل کنندہ کی خدمت ختم کر دی۔ میڈیکل کونسل آف انڈیا نے خاص طور پر

تین سال کے تدریسی/تحقیقی تجربے کے ساتھ متعلقہ شعبوں میں ماسٹر ڈگری کی سفارش کی تھی اور اس سفارشات کو مرکزی حکومت کی منظوری ملی اور اس طرح یہ انڈین میڈیکل کونسل ایکٹ کے دفعہ 33 کے تحت ضابطے بن گئے۔ مذکورہ سفارش پر نظر ثانی کی گئی اور تدریسی تجربے کی ضرورت کو ختم کر دیا گیا۔ اگرچہ کونسل نے نظر ثانی شدہ سفارش مرکزی حکومت کو اس کی منظوری کے لیے ارسال کر دی تھی لیکن وہ ضابطے نہیں بن سکے تھے کیونکہ وہ ابھی مرکزی حکومت کے زیر غور تھے۔ اس سے پہلے کہ اپیل کنندہ کو برطرفی کا حکم دیا جا سکے، اس نے عدالت عالیہ میں ایک عرضی درخواست دائر کی اور حکام کو اس کی خدمات ختم کرنے سے روکنے کا عبوری حکم حاصل کیا۔ اس عبوری حکم کے پیش نظر ریاستی حکومت نے اپیل کنندہ کو اگلے احکامات تک لیکچرر کے طور پر جاری رکھا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ کی خدمات کو یو۔ پی ضابطہ وقتی تقرری (پی۔ ایس۔ سی کے دائرہ کار میں آنے والی آسامیوں پر) قواعد، 1979 کے قاعدے 4(3) کے تحت باقاعدہ بنایا گیا۔ ان پیش رفتوں کے پیش نظر اپیل کنندہ نے اپنی عرضی درخوست کو خارج کرنے کی اجازت دی۔

مدعا علیہ نمبر 4 نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک عرضی درخواست دائر کی جس میں اپیل کنندہ کی خدمت کو مذکورہ بالا باقاعدہ بنانے کو چیلنج کیا گیا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ چونکہ اپیل کنندہ کے پاس تین سال کا تدریسی تجربہ نہیں ہے، اس لیے ریاستی حکومت اسے وقتی بنیاد پر بھی لیکچرر کے طور پر مقرر نہیں کر سکتی تھی۔ عدالت عالیہ نے مزید کہا کہ چونکہ اپیل کنندہ کی ابتدائی ایڈہاک تقرری خراب تھی اس لیے اس کی خدمات کو ریاستی حکومت اس وجہ سے بھی باقاعدہ نہیں کر سکتی تھی۔ لہذا عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی وقتی تقرری اور اس کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کو برا قرار دیتے ہوئے اسے کالعدم قرار دے دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

مدعا علیہ نمبر 4 کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ تین سال کے تدریسی تجربے کے حوالے سے کونسل کی سفارش ریاستی حکومت پر پابند ہے کیونکہ اسے مرکزی حکومت کی منظوری مل گئی تھی اور یہ انڈین میڈیکل کونسل ایکٹ کے تحت ضابطہ بن گیا تھا اور کونسل کی بعد کی سفارشات کو منظور نہیں کیا گیا تھا اور اس لیے اس کی کوئی پابند قوت نہیں تھی۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے، اس عدالت نے کہا:

.1.1. یہاں تک کہ میڈیکل کالجوں میں اساتذہ کے طور پر تقرری کے لیے تجویز کردہ قابلیت کے حوالے سے میڈیکل کونسل کی طرف سے بنائے گئے ضابطے بھی صرف ڈائریکٹری نوعیت کے ہیں۔ [550-ایف-جی]

ڈاکٹر گنگا پرشاد ورما اور دیگر بنام ریاست بہار اور دیگر [1995] ضمیمہ 1 ایس سی سی 192، پر انحصار کیا۔

.1.2. ریاستی خدمات میں مختلف عہدوں پر تقرری کے لیے قابلیت تجویز کرنا واقعی ریاستی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔ اگرچہ ریاستی طبی خدمات میں بھرتی ریاستی حکومت کے دائرہ کار میں آتی ہے، لیکن ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ طبی تعلیم کے اعلی معیار کو برقرار رکھنے کے لیے کونسل کے بنائے ہوئے ضوابط کی تعمیل کریں گے۔ [A-551؛H-550]

اجے کمار سنگھ اور دیگر بنام ریاست بہار اور دیگر [1994] 4 ایس سی سی 401 اور حکومت آندھرا پردیش اور دیگر بنام ڈاکٹر آر مرلی بابو راؤ

اور دیگر، [1983] 3 ایس سی آر 173، پر انحصار کیا۔

2.1. انڈین میڈیکل کونسل ایکٹ کا دفعہ 19 اے کونسل کو انڈیا میں یونیورسٹیوں یا طبی اداروں کے ذریعہ تسلیم شدہ طبی قابلیت دینے کے لیے ضروری طبی تعلیم کے کم از کم معیارات کے ضابطے بنا کر تجویز کرنے کے قابل بناتا ہے اور اس میں طبی تعلیم کے اساتذہ کے طور پر تقرری کے لیے مقرر کردہ کم از کم قابلیت شامل ہوگی۔ چونکہ ریاستی حکومتوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً میڈیکل کونسل کی طرف سے کی گئی سفارشات کی تعمیل کریں اور اگر ریاستی حکومتیں اس طرح کی سفارشات کی تعمیل کرتی ہیں اس سے قطع نظر کہ وہ مرکزی حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہیں یا نہیں، تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا کرتے ہوئے انہوں نے من مانی یا غیر قانونی طور پر کام کیا ہے۔ [551-بی-ڈی]

2.2. میڈیکل کالجوں میں لیکچرر کے عہدے کے لیے بھرتی کے لیے آئین کے آرٹیکل 309 کے تحت بنائے گئے بھرتی کے قواعد موجود نہیں تھے اور تقرریاں وقتاً فوقتاً منظور کیے گئے ایگزیکٹو آرڈرز کی بنیاد پر کی جاتی تھیں۔ جب اپیل کنندہ کو وقتی لیکچرر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، تو اس طرح کی وقتی تقرریوں کو محدود مدت کے لیے کرنا جائز تھا۔ اس وقت ریاستی میڈیکل کالجوں میں لیکچرر کے طور پر تقرری کے لیے مطلوبہ اہلیت کے طور پر تدریسی تجربہ تجویز نہیں کیا گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب ڈائریکٹر میڈیکل اینڈ ہیلتھ سروسز، یوپی نے وقتی لیکچررز کی تقرری کے لیے اشتہار جاری کیا تو اس میں یہ شرط نہیں تھی کہ امیدواروں کو تین سال کا تدریسی تجربہ ہونا چاہیے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پبلک سروس کمیشن (یوپی) نے ایک اشتہار جاری کرتے ہوئے غلطی کی اور اس میں ذکر کیا کہ میڈیکل کالجوں میں لیکچرر کے عہدوں کے لیے کم از کم اہلیت پوسٹ گریجویٹ ڈگری اور تین سال کا تدریسی تجربہ تھا۔ [D-F-551]

2.3. عدالت عالیہ تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے میں ناکام رہی اور غلط طریقے سے اس بنیاد پر آگے بڑھی کہ تین سال کا تدریسی تجربہ بھی آرتھوپیڈکس میں لیکچرر کے عہدے کے لیے مقرر کردہ کم از کم اہلیت کا حصہ تھا۔ لہذا، عدالت عالیہ کا یہ نظریہ کہ اپیل کنندہ کی وقتی لیکچرر کے طور پر ابتدائی تقرری بالکل مناسب اور قانونی تھی؛ حکومت کی طرف سے اس کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے بعد کے حکم کو درست اور قانونی سمجھنا ہوگا۔ [A-552؛G-H-551]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1994 کی دیوانی اپیل نمبر 37۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے 1983 کے C.M.W.P نمبر 8914 کے فیصلے اور حکم سے

بھیم راؤ نائک، جی کے ماتھر، بھارت سنگم، ایر شاد احمد، آر بی مشرا، ایس کے مشرا اور نوین پرکاش حاضر پارٹیوں کے لیے

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ناناوتی، جسٹس۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 1983 کی سول مسک عرضی درخواست نمبر 8914 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے

فیصلے کے خلاف کی گئی ہے۔

فروری 1981 میں، ڈائریکٹر میڈیکل اینڈ ہیلتھ سروسز یو۔پی نے ریاست کے میڈیکل کالجوں میں مختلف شعبوں میں وقتی بنیاد پر لیکچررز کے طور پر تقرری کے لیے درخواستیں طلب کیں۔اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر 4 نے آرتھوپیڈکس میں لیکچرر کے عہدے کے لیے درخواست دی۔ان دونوں کا انٹرویو سلیکشن بورڈ نے 3.9.81 پر کیا تھا۔ڈائریکٹر میڈیکل ایجوکیشن نے منتخب امیدواروں کا ایک پینل تیار کیا اور تقرری کے لیے حکومت کو ان کے ناموں کی سفارش کی۔فروری 1982 میں، پبلک سروس کمیشن یو پی (مختصر طور پر پی ایس سی) نے ریاست کے مختلف میڈیکل کالجوں میں آرتھوپیڈکس اور دیگر خصوصیات میں لیکچررز کے عہدوں کے لیے درخواستیں طلب کرتے ہوئے ایک اشتہار دیا۔پوسٹ گریجویشن کے بعد ایک سال کے تدریسی تجربے سمیت تین سال کے تدریسی تجربے کے ساتھ ماہر میں ماسٹر ڈگری کم از کم مطلوبہ قابلیت تھی۔اس بار بھی اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر 4 نے اسی عہدے کے لیے درخواست دی۔ان کا انٹرویو 17.5.83 پر کیا گیا تھا کہ اپیل کنندہ کی امیدواری کو منسوخ کر دیا گیا تھا کیونکہ یہ دیکھا گیا تھا کہ اس کے پاس تدریسی تجربہ نہیں ہے۔پی ایس سی کئی عرضی درخواستوں اور عدالت احکامات کی وجہ سے اپنی سفارشات نہیں دے سکی۔ان حالات میں، حکومت نے 2.6.83 کے ایک حکم کے ذریعے اپیل کنندہ کو آگرہ کے میڈیکل کالج میں آرتھوپیڈکس میں لیکچرر کے طور پر ایک سال کے لیے یا مناسب طریقے سے منتخب امیدوار کی تقرری تک مقرر کیا۔حکومت نے 17.4.84 پر ان کی ملازمت ختم کر دی کیونکہ ان کی تقرری وقتی تھی اور صرف ایک سال کی مدت کے لیے تھی۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ ان پر برطرفی کا حکم دیا جا سکے، انہوں نے الہ آباد عدالت عالیہ میں 1984 کی رٹ پٹیشن نمبر 7852 دائر کی اور حکام کو ان کی خدمات ختم کرنے سے روکنے کے لیے حکم امتناع حاصل کیا۔اس عبوری حکم کے پیش نظر ریاستی حکومت نے اگلے احکامات تک انہیں لیکچرر کے طور پر جاری رکھنے کا حکم جاری کیا۔بعد میں اپیل کنندہ نے اپنی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے لیے درخواست دی۔آئی ڈی 1 پر، ریاستی حکومت نے یو پی کے قاعدہ 4(3) کے تحت تشکیل کردہ سلیکشن کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے ایڈ ہاک تقرری کو باقاعدہ بنانا (پی ایس سی کے دائرہ کار میں آنے والی آسامیوں پر) ضابطے 1979 نے ان تمام افراد کو باقاعدہ بنا دیا جنہیں یکم اکتوبر 1986 تک اسٹیٹ میڈیکل کالجوں کے مختلف محکموں میں وقتی کی بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا۔ان کی سنیارٹی بعد میں مذکورہ قواعد کے قاعدہ 7 کے تحت طے کی جانی تھی۔اس طرح اپیل کنندہ کی وقتی تقرری کو باقاعدہ بنایا گیا اور اسے 7.8.89 سے سنیارٹی دی گئی۔ان پیش رفتوں کے پیش نظر اپیل کنندہ نے اپنی عرضی درخواست کو 18.9.91 پر خارج کرنے کی اجازت دی۔حکومت کی جانب سے اپیل کنندہ کو وقتی بنیاد پر لیکچرر کے طور پر مقرر کرنے کے فوراً بعد مدعا علیہ نمبر 4 نے الہ آباد عدالت عالیہ میں 1983 کی عرضی درخواست نمبر 8914 دائر کی جس میں اسے چیلنج کیا گیا تھا۔چونکہ اس درخواست کے زیر التواء ہونے کے دوران اپیل کنندہ کی خدمات کو باقاعدہ بنایا گیا تھا، اس لیے مدعا علیہ نمبر 4 نے درخواست میں ترمیم کی اور 1989 میں منظور کیے گئے مذکورہ ضابطہ آرڈر کو بھی چیلنج کیا۔

عدالت عالیہ نے پی ایس سی کے ذریعے دیے گئے اشتہار میں بیان کردہ اہلیت کو درست تسلیم کر لیا۔چونکہ اپیل کنندہ کے پاس تین سال کا تدریسی تجربہ نہیں تھا، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ریاستی حکومت اسے وقتی بنیاد پر بھی لیکچرر کے طور پر مقرر نہیں کر سکتی تھی۔عدالت عالیہ نے مزید کہا کہ چونکہ ان کی ابتدائی وقتی تقرری خراب تھی اس لیے 1978 کے ضابطہ قوانین کے تحت بھی حکومت ان کی خدمات کو باقاعدہ نہیں کر سکتی تھی۔عدالت عالیہ کا یہ بھی خیال تھا کہ چونکہ ان کی طرف سے حاصل کردہ عبوری حکم اور جس کے تحت حکومت نے انہیں لیکچرر کے طور پر جاری رکھا تھا، ان کی درخواست مسترد ہونے پر خود بخود خالی ہو گیا، حکومت کی طرف سے 17.4.1984 پر خدمات ختم

کرنے کا حکم بحال ہو گیا اور اسی وجہ سے بھی ان کی تقرری کو حکومت 1979 کے قواعد کے تحت باقاعدہ نہیں کر سکتی تھی۔ ہائی عدالت نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ عبوری راحت حاصل کرنے اور پھر رٹ پٹیشن کو خارج کرنے میں اپیل گزار کا طرزِ عمل مخلصانہ نہیں تھا۔ لہذا عدالت عالیہ نے 2.6.83 پر اپیل کنندہ کی وقتی تقرری اور 13.10.89 کے حکم کے تحت اس کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کو برا قرار دیا اور اسے کالعدم قرار دے دیا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے مدعا علیہ نمبر 4 کی اس درخواست کو منظور نہیں کیا کہ اسے لیکچرر ڈبلیو ای ایف 2.6.83 کے طور پر مقرر کیا جائے اور اس تاریخ سے سنیارٹی اور اس کے نتیجے میں فوائد دیے جائیں۔

عدالت عالیہ کے فیصلے کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا ہے کہ عدالت عالیہ نے غلطی سے فیصلہ دیا ہے کہ لیکچرر کے طور پر تقرری کے لیے تین سال کے تدریسی تجربے کی ضرورت ہے۔ یہ بھی ارادہ کیا گیا کہ عرضی درخواست کو مسترد کرنے اور عبوری حکم کے خاتمے کے اثر کے حوالے سے عدالت عالیہ کا نظریہ بھی غلط ہے۔ دوسری طرف مدعا علیہ نمبر 4 کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ انڈین میڈیکل کونسل کی طرف سے اس سلسلے میں کی گئی سفارش کے پیش نظر تقرری کے لیے تین سال کا تدریسی تجربہ ضروری ہے اور اسی وجہ سے پی ایس سی کی طرف سے جاری کردہ اشتہار میں ایسا کہا گیا تھا۔

لہذا، اصل مسئلہ یہ ہے کہ کیا 1983 میں جب اپیل کنندہ کو ایڈہاک لیکچرر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، اس طرح کی تقرری کے لیے تین سال کا تدریسی تجربہ ضروری تھا۔ ہمیں بتایا گیا کہ حکومت کی طرف سے کوئی قانونی اصول نہیں بنائے گئے ہیں اور تقرریاں وقتاً فوقتاً جاری کردہ انتظامی ہدایات کی بنیاد پر کی جاتی ہیں۔ نہ تو 1981 میں اور نہ ہی 1983 میں حکومت کی طرف سے کوئی عمل درآمد آرڈر منظور کیا گیا تھا جس میں میڈیکل کالجوں میں لیکچررز کی تقرری کے لیے تین سال کے تدریسی تجربے کی شرط رکھی گئی تھی۔ ریاست کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ اسی وجہ سے میڈیکل ایجوکیشن اور ٹریننگ کے ڈائریکٹر نے جب میڈیکل کالجوں میں ایڈہاک کی بنیاد پر لیکچررز کے طور پر تقرری کے لیے درخواستیں طلب کیں تو اشتہار میں کہا تھا کہ ان عہدوں کے لیے مطلوبہ اہلیت اس مضمون میں ایم ڈی یا ایم ایس تھی۔ تاہم، مدعا علیہ نمبر 4 کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ پی ایس سی نے مذکورہ میڈیکل کالجوں میں لیکچررز کی باقاعدہ بھرتی کے لیے دیے گئے اشتہار میں کہا تھا کہ مذکورہ عہدوں کے لیے لازمی اہلیت اس مضمون میں پوسٹ گریجویٹ ڈگری اور تین سال کا تدریسی تجربہ تھا جس میں سے ایک سال پوسٹ گریجویٹ قابلیت کے بعد ہونا چاہیے، اس عدالت کو بھی ریکارڈ پر موجود کسی دوسرے مواد کی عدم موجودگی میں اس بنیاد پر آگے بڑھنا چاہیے، اور عدالت عالیہ کے فیصلے کو برقرار رکھنا چاہیے۔

ڈائریکٹر اور پی ایس سی کی طرف سے دیئے گئے اشتہارات میں اس فرق اور اس اپیل میں فریقین کی طرف سے کیے گئے متضاد دعووں کے پیش نظر، اس عدالت نے ایک حکم جاری کیا جس میں میڈیکل کونسل آف بھارت کے سکریٹری کو ہدایت کی گئی کہ وہ 1981 میں آرتھوپیڈکس میں لیکچرر کے عہدے کے لیے میڈیکل کونسل آف بھارت کی طرف سے مقرر کردہ اہلیت کے حوالے سے ضروری معلومات فراہم کریں۔ اس حکم کے مطابق اپیل کنندہ نے اپنے حلف نامے کے ساتھ کونسل کے ڈپٹی سکریٹری کی طرف سے اپیل کنندہ کو لکھے گئے خط کی ایک کاپی پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ لیکچرر کے عہدے کے لیے تجویز کردہ اہلیت اس موضوع میں پوسٹ گریجویٹ ڈگری ہے۔ جیسا کہ یہ محسوس کیا گیا کہ اس خط میں مذکور اہلیت 1974 میں میڈیکل کونسل کی طرف سے منظور کردہ اہلیت سے مختلف تھی اور چونکہ مذکورہ خط میں یہ واضح نہیں کیا گیا تھا کہ 1974 میں مقرر کردہ اہلیت میں کب ترمیم کی گئی تھی، اس عدالت نے کونسل کے سکریٹری کو 28.8.96 پر نوٹس جاری کیا جس میں انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ کونسل کے ذمہ دار افسر کے حلف نامے کے بذریعے اس

عدالت کو بتائیں کہ میڈیکل کونسل کی طرف سے وقتاً فوقتاً میڈیکل کالجوں میں لیکچرر کے طور پر تقرری کے لیے اہلیت کے حوالے سے کیا سفارشات کی گئی تھیں۔ مذکورہ حکم نامے کے ذریعے ریاستی حکومت کو حلف نامے پر یہ بتانے کی بھی ہدایت کی گئی تھی کہ اس طرح کی تقرری کے لیے 1981 میں اس کی طرف سے کون سی قابلیت مقرر کی گئی تھی۔ اس حکم کے مطابق ڈائریکٹر جنرل آف میڈیکل ایجوکیشن اور ٹریننگ کے دفتر میں خصوصی فرض پر موجود افسر ڈی۔ آر۔ کے۔ این۔ کپور نے 16.9.96 پر ایک حلف نامہ دائر کیا تھا جس میں انہوں نے کہا ہے کہ " ریاستی حکومت اس عہدے کے لیے میڈیکل کونسل آف انڈیا کی ضرورت پر عمل کرتی ہے اور میڈیکل کونسل آف انڈیا کے مطابق، 8.2.81 پر آرتھوپیڈکس میں لیکچرر کے عہدے کے لیے مطلوبہ اہلیت درج ذیل تھی :

(a) تعلیمی قابلیت: ایم ایس (آرتھوپیڈکس/ ایم سی ایچ آرتھو)

(b) تدریس/تحقیق کا تجربہ: "اس موضوع میں تسلیم شدہ پوسٹ گریجویٹ قابلیت کی ضرورت ہے" ۔ اس حلف نامے میں اس کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کے پاس اس عہدے پر تقرری کے وقت ضروری قابلیت تھی۔

کونسل کے ڈپٹی سکریٹری ڈاکٹر کے کے اروڑا نے اب ایک حلف نامہ داخل کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کونسل کی طرف سے 1970 سے کیا سفارشات کی گئی تھیں۔ اس حلف نامے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ 1964 میں میڈیکل کالجوں میں اساتذہ کے عہدے پر تقرری کے لیے درکار قابلیت کے حوالے سے اس کی سفارشات میں 1970 میں ترمیم کی گئی تھی۔ انہیں مرکزی حکومت کی منظوری مل گئی اور اس طرح وہ انڈین میڈیکل کونسل ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت ضابطے بن گئے۔ اسسٹنٹ پروفیسر/لیکچرر کے عہدے کے لیے کونسل کی طرف سے تجویز کردہ قابلیت ایم ایس یا ایم سی ایچ اور تین سال کا تدریسی/تحقیقی تجربہ تھا۔ مذکورہ سفارشات پر کونسل نے 1974 میں نظر ثانی کی تھی، لیکن آرتھوپیڈکس میں اسسٹنٹ پروفیسر/لیکچرر کے عہدے پر تقرری کے لیے تجویز کردہ قابلیت کے حوالے سے عملی طور پر کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تھی۔ 1974 کی سفارشات پر پھر 1980 میں نظر ثانی کی گئی اور اس بار اس نے تدریسی تجربے کی ضرورت کو ختم کرتے ہوئے اسسٹنٹ پروفیسر/لیکچرر کے عہدے کے لیے مطلوبہ قابلیت میں ترمیم کی۔ 1981 اور 1995 میں سفارشات پر دوبارہ نظر ثانی کی گئی، لیکن تدریسی تجربے کے حوالے سے کوئی ترمیم نہیں کی گئی جس کے نتیجے میں 1980 سے کونسل کی طرف سے آرتھوپیڈکس میں لیکچرر کے عہدے پر تقرری کے لیے تجویز کردہ قابلیت " مطلوبہ تسلیم شدہ پوسٹ گریجویٹ قابلیت " ہے۔ اس طرح 1980 سے آرتھوپیڈکس میں لیکچرر کے طور پر تقرری کے لیے تدریسی تجربے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگرچہ کونسل نے 1974، 1980 اور 1981 میں کی گئی سفارشات کو منظوری کے لیے مرکزی حکومت کو بھیج دیا ہے لیکن وہ ایکٹ کے تحت ضابطے نہیں بنے ہیں، کیونکہ وہ اب بھی مرکزی حکومت کے زیر غور ہیں۔

مدعا علیہ نمبر 4 کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ صرف 1970 کی سفارشات کو پابند سمجھا جا سکتا ہے کیونکہ وہ حکومت کی منظوری حاصل کر چکی ہیں اور انڈین میڈیکل کونسل ایکٹ کے تحت ضابطے بن چکی ہیں۔ چونکہ کونسل کی بعد کی سفارشات کو مرکزی حکومت نے منظور نہیں کیا ہے، اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے 1971 کے قواعد وضوابط کو تبدیل کر دیا ہے اور اس لیے ان پر کوئی پابند قوت نہیں ہے۔ ہمیں اس دلیل میں کوئی بنیاد نظر نہیں آتی کیونکہ میڈیکل کالجوں میں اساتذہ کے طور پر تقرری کے لیے تجویز کردہ قابلیت کے حوالے سے میڈیکل کونسل کی طرف سے بنائے گئے ضابطے بھی صرف ڈائریکٹری نوعیت کے ہیں جیسا کہ اس عدالت نے ڈاکٹر گنگا پرساد ورما اور

دیگر بنام ریاست بہار اور دیگر میں [1995] ضمیمہ 1 ایس سی سی 192 میں رپورٹ کیا تھا۔ ریاستی خدمات میں مختلف عہدوں پر تقرری کے لیے مقرر کردہ قابلیت واقعی ریاستی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔ اگرچہ ریاستی طبی خدمات میں بھرتی ریاستی حکومت کے دائرہ کار میں آتی ہے، لیکن ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ طبی تعلیم کے اعلی معیار کو برقرار رکھنے کے لیے کونسل کی طرف سے بنائے گئے ضوابط کی تعمیل کریں گے جیسا کہ اس عدالت نے اجے کمار سنگھ اور دیگر بنام ریاست بہار اور دیگر میں [1994] (4) ایس سی سی 401 اور حکومت آندھرا پردیش اور ایک اور وغیرہ بنام ڈاکٹر آر مرلی بابو راؤ اور ایک اور وغیرہ میں رپورٹ کیا [1988] 3 ایس سی آر 173۔ انڈین میڈیکل کونسل ایکٹ کا دفعہ 19 اے کونسل کو بھارت میں یونیورسٹیوں یا طبی اداروں کے ذریعہ تسلیم شدہ طبی قابلیت دینے کے لیے ضروری طبی تعلیم کے کم از کم معیارات کے ضابطے بنا کر تجویز کرنے کے قابل بناتا ہے اور اس میں طبی تعلیم کے اساتذہ کے طور پر تقرری کے لیے مقرر کردہ کم از کم قابلیت شامل ہوگی۔ چونکہ ریاستی حکومتوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً میڈیکل کونسل کی سفارشات کی تعمیل کریں اور اگر ریاستی حکومتیں اس طرح کی سفارشات کی تعمیل کرتی ہیں اس سے قطع نظر کہ وہ مرکزی حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہیں یا نہیں، تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایسا کرتے ہوئے انہوں نے من مانی یا غیر قانونی طور پر کام کیا ہے۔

جیسا کہ ریاستی حکومت نے نشاندہی کی ہے، 1981 میں میڈیکل کالجوں میں لیکچرر کے عہدے پر بھرتی کے لیے آرٹیکل 309 کے تحت بنائے گئے بھرتی کے کوئی اصول موجود نہیں تھے اور تقرریاں وقتاً فوقتاً منظور کیے گئے انتظامی احکامات کی بنیاد پر کی جاتی تھیں۔ 1981 میں اور جب ڈاکٹر گوئل کو 1983 میں وقتی لیکچرر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، تو اس طرح کی ایڈہاک تقرریوں کو محدود مدت کے لیے کرنا جائز تھا۔ اس وقت ریاستی میڈیکل کالجوں میں لیکچرر کے طور پر تقرری کے لیے مطلوبہ اہلیت کے طور پر تدریسی تجربہ تجویز نہیں کیا گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب ڈائریکٹر نے 8 ایڈہاک لیکچررز کی تقرری کے لیے اشتہار جاری کیا تو اس میں یہ شرط نہیں تھی کہ امیدواروں کو تین سال کا تدریسی تجربہ ہونا چاہیے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پی ایس سی نے 1982 میں ایک اشتہار جاری کرتے ہوئے غلطی کی تھی اور اس میں ذکر کیا تھا کہ میڈیکل کالجوں میں لیکچرر کے عہدوں کے لیے کم از کم اہلیت پوسٹ گریجویٹ ڈگری اور تین سال کا تدریسی تجربہ تھا۔

عدالت عالیہ ان تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے میں ناکام رہی اور اس بنیاد پر غلط پیش رفت کی کہ تین سال کا تدریسی تجربہ بھی آرتھوپیڈکس میں لیکچرر کے عہدے کے لیے مقرر کردہ کم از کم اہلیت کا حصہ تھا۔ لہذا، عدالت عالیہ کا یہ نظریہ کہ 1983 میں اپیل کنندہ کی وقتی لیکچرر کے طور پر ابتدائی تقرری غیر قانونی اور بری تھی، غلط سمجھا جانا چاہیے۔ جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ 1983 میں ایڈہاک لیکچرر کے طور پر اپیل کنندہ کی ابتدائی تقرری کافی مناسب اور قانونی تھی، اس کے بعد حکومت کی طرف سے اس کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے بعد کے حکم کو درست اور قانونی سمجھنا ہوگا۔

لہذا ہم اس اپیل کو عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور مدعا علیہ نمبر 4 کی طرف سے دائر 1983 کی سول متفرق عرضی درخواست نمبر 8914 کو مسترد کرتے ہیں۔ تاہم، مقدمہ کے حقائق اور حالات میں، اخراجات کے حوالے سے حکم ہوگا۔

وی ایس ایس

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document